حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ)

آپؓ 313 یعنی بدر والوں میں بھی شامل ہیں، 10 یعنی عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں، 4 یعنی خلفائے راشدین میں بھی شامل ہیں اور 1 یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غار میں رفیق ہونے کا شرف پانے میں بھی شامل ہیں۔ آپؓ نے بالغ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، سابقین اولین میں شامل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت دی تھی تو آپؓ نے فوراً اسے قبول کیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھی اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مشرکین مکہ کی طرف سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن اب ابو بکرؓ کسی بھی قیمت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنے والے نہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفہ بھی آپؓ ہی منتخب ہوئے۔ آپؓ کا اسلامی نام عبد اللہ، کنیت ابو بکر، القاب صدیق اور عتیق ہیں۔ جب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ میری اس سیر کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ کی تصدیق ابو بکر کریں گے کیوں کہ وہ صدیق ہیں۔ (طبقات ابن سعد ج 2)۔ ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم جہنم سے اللہ کے آزاد کردہ ہو تو اسی دن سے ان کا نام عتیق رکھ دیا گیا''۔ (جامع ترمذی 3679)۔ حضرت ابو بکرؓ کا سارا گھرانہ مسلمان ہو گیا۔ والد ابو قحافہؓ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لے آئے۔ آپؓ کی بیٹی عائشہؓ کو نبی کریم ﷺ کی زوجہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لشکر ذات السلاسل کا امیر مقرر کیا، وہ کہتے ہیں: تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ''، میں نے پوچھا: مردوں میں کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ان کے باپ'' (جامع ترمذی 3885)۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے دن رات ایک کیے، چنانچہ صرف عشرہ مبشرہ میں سے ہی حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت سعد بن ابی و قاصؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور ابو عبیدہ بن جراحؓ آپؓ کی ترغیب اور کوششوں سے اسلام لائے۔ ان کے علاوہ بھی بڑے بڑے صحابی آپؓ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔ حضرت بلال حبشیؓ اور ان جیسے کئی اور مسکین اور مظلوم مسلمانوں کو آپؓ نے خرید کر آزاد کیا۔

ہجرت کے سفر میں بھی حضرت ابو بکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حد درجہ خیال رکھا، کئی قربانیاں دیں، غار ثور کے اندر بھی پہلے حضرت ابو بکرؓ خود داخل ہوئے تاکہ کوئی درندہ کوئی موذی جانور سانپ بچھو وغیرہ نہ ہو اور پھر اس کو اچھی طرح صاف کیا اور تین دن تک وہیں رہے، اور پھر آگے کا سفر کیا یہاں تک کہ مدینہ جا پہنچے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بیان کیا کہ جب ہم غار ثور میں چھپے تھے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر مشرکین کے کسی آدمی نے اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو وہ ضرور ہم کو دیکھ لے گا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اے ابو بکر! ان دو کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔'' (صحیح بخاری 3653)۔

قرآن کریم کی کئی آیات اور احادیث آپؓ کے متعلق ہیں جن سے آپؓ کی شان کا اظہار ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابو بکر بن ابو قحافہ سے زیادہ مجھ پر اپنی جان و مال کے ذریعہ احسان کیا ہو (صحیح بخاری 467)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟'' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کون جنازے میں شامل ہوا؟'' ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟'' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''آج تم میں سے کس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی ہے؟'' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کسی آدمی میں یہ سب اوصاف اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم 6182)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں'' (جامع ترمذی 3672)۔ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ پھر آئیو۔ اس نے کہا: اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پا سکو تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔ (صحیح بخاری 3659)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابو بکر و عمر جنت کے ادھیڑ عمر کے لوگوں کے سردار ہیں، خواہ وہ اگلے ہوں یا پچھلے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، لیکن علی! تم انہیں نہ بتانا''۔ (جامع ترمذی 3666)۔ ابو بکر صدیقؓ کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں صحیح بخاری 3666)۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیا، جو تھا لا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپؓ بدر سے لے کر فتح مکہ اور بعد کی جنگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلیفہ بننے کے بعد جو خطبہ دیا اگر آج کے حکمران اسے اپنائیں تو وہ ان کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپؓ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! "میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں، حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کام کروں تو میری اطاعت کرنا اور اگر بُرا کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔ سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تم میں سے کمزور شخص میرے نزدیک قوی ہے، جب تک میں اس کا حق نہ دلا دوں ان شاء اللہ اور تمہارا قوی آدمی میرے نزدیک کمزور ہے، جب تک اس کے ذمہ جو حق ہے وہ اس سے نہ لے لوں، ان شاء اللہ۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑتی ہے، اللہ اس قوم کو ذلت کی مار دیتا ہے (یعنی ذلیل کر دیتا ہے)۔ اور جس قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ اب نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔" (البدایہ والنہایہ اردو ج 5)۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے تو ابو بکر صدیقؓ نے امت کو سنبھالا، مسائل کو حل کیا، فتنوں کا قلع قمع کیا، منکرین زکوٰۃ اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے خلاف اعلان جنگ کیا، کئی لشکر جہاد کے لیے بھیجے اور قرآن مجید کو کتابی شکل میں جمع بھی آپؓ کے دور خلافت میں کیا گیا۔ آپؓ کے تقریباً دو سے ڈھائی سالہ دور خلافت میں بہت ساری اسلامی فتوحات ہوئیں۔ امت کے اس رحمدل، سخی، عظیم لیڈر، عابد، زاہد، تقویٰ میں اپنی مثال آپ، غریبوں اور مسکینوں کے ہمدرد، اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے تابعدار، افضل البشر بعد الانبیاءؑ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوبے ہوئے اس پروانے کی 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو 63 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ آپؓ کو یہ شرف بھی نصیب ہوا کہ آپؓ کی قبر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ گنبد خضرا میں بنی۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ اس پر آپ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارا حشر بھی انہی کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ ''تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کر سکا۔ (صحیح بخاری 3688)۔

حوالہ جات: حوالا جات اوپر دیے گئے ہیں مزید حوالا جات کے لیے دیکھیں

(1) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابن ہشام ج 1۔ (2)۔ طبقات ابن سعد ج 2۔ (3) مولانا محمد یوسف کاندھلوی، حیاۃ الصحابہ اردو ج 1۔

(4) https://ur.m.wikipedia.org/wiki/ابو_بکر_صدیق